!

الجواب حامداً ومصلّیاً ومسلّماً

اصولی طور پر اولاًیہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ شریعتِ اسلامیہ نے ہر موقع پر ایسے کاموں کو اختیار کرنے کی ترغیب دی ہے ، جو کسی اُخروی یا دنیوی منفعت پر مشتمل ہوں،اورجس کام میں نہ تواُخروی فائدہ موجود ہو ، اور نہ ہی دنیوی منفعت اس سے وابستہ ہو،شریعتِ مطہرہ نے اس کو اختیار کرنے کی اجازت نہیں دی ،بلکہ ہر موقع پر اس کی حوصلہ شکنی کی ہے ۔چنانچہ نبی کریم کا فرمان ہے:

من حسن إسلام المرأ تركه مالا يعنيه. رواه مالك وأحمد (مشكاة المصابيح 4839)

انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ اور لا یعنی کاموں کو ترک کردے۔

اور جس کام میں شریعت کی طرف سے ممانعت کا پہلو موجود ہو، اس کو اختیار کرنا تو بہرحال ناجائز ہے۔ اس تمہید کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جب شہداء اور مرحومین کی یاد میں موم بتیاں روشن کرنے کا جائزہ لیا جائے ، تو واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ طریقِ کار شریعتِ مطہرہ کےمزاج کے یکسر خلاف ہے ۔ چنانچہ موم بتیاں جلانے میں نہ تو جلانے والے کا دنیوی اور اُخروی کسی طرح کا فائدہ ہے ، اور نہ ہی اس شخص کو اس کا کوئی فائدہ ہے ، جس کی یاد میں اس کو روشن کیا جارہا ہے ۔اس سے بڑھ کر یہ عیسائیوں اور دیگر کفّار کا تشبہ بھی ہے ، کہ وہ اپنے گرجوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یاد میں اور مرحومین کی یادگاروں پر ان کی یاد میں موم بتیاں روشن کرتے ہیں۔ اور کفار کا تشبہ بہرحال ممنوع اور ناجائز ہے ، چنانچہ حدیثِ مبارک ہے :

من تشبه بقوم فهو منهم. رواه أحمد (مشكاة المصابيح 3747)

جس نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی تو وہ انہیں میں شمار ہوگا۔

علاوہ ازیں اس طرزِ عمل میں کسی فائدے کے بغیر اتنے مال کا ضیاع ہے ، جو کہ اسراف بلکہ تبذیر ہے، کیونکہ اسراف جائز اور ضرورت کے کاموں میں ضرورت سے زائد مال خرچ کرنے کو کہتے ہیں، اور ناجائز کاموں میں بے حساب مال ضائع کرنے کا نام تبذیر ہے ، اور قرآن کریم میں ہے:

إن المبذرين كانوا إخوان الشيٰطين، وكان الشيطٰن لربه كفورا.(الإسراء 27)

بے شک ناجائز کاموں میں مال خرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے رب کا سراسر ناشکرا ہے۔

لہٰذا شہداء ومرحومین کی یاد منانے کا یہ طریقہ اسراف وتبذیر اور کفار کے ساتھ تشبہ کی وجہ سے ممنوع ہے ، اس سے اجتناب لازم ہے ۔ البتہ جائز طریقِ کار کے مطابق اپنے مرحومین کے لیے بغیر تعیین اوقات اور اجتماع کے ایصالِ ثواب کا اہتمام کرنا چاہیے ، جسکا کرنے والے کو بھی اُخروی فائدہ ہوگا۔

(جاری ہے)

واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

محمد مغیرہ کان اللہ لہٗ

دار الافتاء ،جامعہ اشرفیہ ،لاہور

۴ربیع الاول ۱۴۳۷ھ ۱۶دسمبر ۲۰۱۵ء